52801-الیکٹرانک گیمزکی دوکان کھولنا

سوال

بچوں کے لیے الیکٹرانک گیمزکی دوکان کھولنے کا حکم کیا ہے ، یعنی بچہ دوریال کے بدلے ایک گھنٹہ کمپیوٹر پرگیم کھیلے ، ہمیں علم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرداورشطرنج کھیلنے سے منع فرمایا ہے ، توکیا یہ گیمزبھی اس کے مشابہ ہیں ، اوریہ گیمزبعینہ کیوں ممنوع ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

الیکٹرانک گیمزکھیلنے کی دوکان
کھولنے کا حکم ان گیمزکے حکم پر ہی مبنی ہے ، سوال نمبر (
2898) کے جواب میں اس کا حکم بیان کیا
جاچکا ہے ، اوراس جواب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اگر یہ گیمزاورکھیل کئی ایک
ممنوعہ کاموں سے خالی ہوں تو یہ حلال اور مشروع ہونگے ، تواس طرح اگر وہ ممنوعہ
اشیاء پر مشتمل نہیں تو یہ گیمزبچوں کوکرایہ پر دینا اورکھیلنے کے لیے ان سے رقم
وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ گیمزاورکھیل حرام اشیاء پر
مشتمل نہ ہوں ، مثلا بے پردعورتوں کی تصاویر ، اورجادو کے کھیل ، اور موسیقی وغیرہ .

اس لیے دوکان کے مالک پرواجب ہوتا
ہے کہ وہ ایسی گیمزاورکھیل اختیارکرے جوحرام اشیاء سے خالی ہوں .

دوم :

سوال نمبر (
22305) اور (
14095) کے جواب میں شطرنج اور نرد (
لڈووغیرہ) کھیلنے کی حرمت کا بیان ہوچکا ہے ، اوران دونوں کھیلوں کی حرمت کی
حکمت کے متعلق شیخ ابن بازرحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ان اشیاء سے کھیلنا منع ہے ؛ کیونکہ
یہ ان آلات لہوولعب میں شامل ہوتے ہیں جو اللہ تعالی کے ذکراور نماز سے روکتے

ہیں، اہل علم کے ہاں یہی معروف ہے؛ کیونکہ یہ خیر و بھلائی سے مشغول کرکے اس سے روک دیتے ہیں، اور اس میں ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی کوشش ہوتی ہے، جو کھلاڑیوں کے درمیان عظیم شر کی جانب لے جانے کا باعث بن سکتی ہے، اور انہیں اللہ تعالی کے واجب کردہ اعمال سے مشغول کرکے روک دیتی ہے" انتہی.

دیکھیں: فتاوی ابن باز(98/8).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جب نرد کھیلنے والا اللہ تعالی اور
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان شمار ہوتا ہے، حالانکہ نرد کی خرابی اور فساد ہلکی ہے، تو پھر شطرنج کھیلنے والے سے نافرمان کا نام کیسے سلب کیا جا سکتا ہے، حالانکہ شطرنج کی خرابی اور فساد اس سے بھی بڑی ہے، اور وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے واجب کردہ اعمال میں رکاوٹ ڈالتی اور روکتی ہے، اور کھلاڑی صرف کھیل کے بارہ میں ہی سوچتا ہے، اور اس کا دل اور سارے اعضاء اسی میں مشغول ہوتے ہیں، اور وہ اسی میں اپنی قیمتی عمر ضائع کر دیتا ہے، اور قلیل کھیلنا زیادہ کھیلنے کی دعوت دیتا ہے، جس طرح قلیل سی شراب نوشی زیادہ اور کثرت سے شراب نوشی کی دعوت دیتی ہے، اور اس میں معاوضہ کے ساتھ کھیلنے کی رغبت بغیر عوض کے کھیلنے سے زیادہ ہوتی ہے؟

اور اگر اس کھیل میں کوئی اصلا کوئی
اور خرابی نہ بھی ہو تو یہی کافی ہے کہ یہ قمار بازی اور جوے کے ذریعہ مال کھانے تک لے جانے کا ذریعہ ہے؛ تو بھی شریعت میں اس کی حرمت متعین تھی، اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ صرف اس سے کھیلنے میں ہی اتنی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو حرمت کا تقاضہ کرتی ہیں؟

شریعت کے بارہ میں یہ گمان کیسے کیا
جا سکتا ہے کہ وہ دل کو لہو و لعب میں ڈالنے اور اللہ کے ذکر سے روکنی والی اشیاء مباح کرتی ہے، اور اس کے دل کو اس کی دنیاوی اور دینی مصلحتوں سے مشغول کرکے دور کردے، اور کھلاڑیوں کے درمیان بغض و عداوت اور دشمنی و حسد اور کینہ پیدا کرے، اور قلیل کثرت کی دعوت دے، عقل و فکر کے ساتھ وہی کچھ کرے جس طرح ایک نشئی شخص کرتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر.

اس لیے اس کا مرتکب شخص اسی طرح ہے
جس طرح کوئی شراب نوشی کرنے والا اپنی شراب پر لپکتا ہے، یا اس سے بھی شدید؛ کیونکہ
جس طرح ایک شراب نوشی کرنے والا شخص شرماتا اور حیاء کرتا ہے یہ اس طرح نہیں
شرماتا، اور نہ ہی اسے کھیلنے سے ڈرتا ہے، اور یہ دونوں بالکل اسی طرح ہیں جس طرح
کوئی اپنے بتوں پر لپکتا ہے اور ان کے ساتھ مشغول رہتا ہے" انتہی.

دیکھیں: الفروسیۃ(312).

واللہ اعلم.